(۹۴۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے مفتیان کرام کے اگر رمضان المبارک میں وتر میں تیسری رکعت میں دعا قنوت کے بغیر رکوع میں چلا گیا پھر لقمہ دینے دینے سے رکوع سے واپس ہوا دعا قنوت کو تو اس صورت امام نے رکوع جو کہ فرض چھوڑ کر واپس دعا قنوت کیلئے کھڑا ہوا جو کہ واجب ہے تو آیا اس صورت میں اگر سجدہ سہوا کیا تو کیا نماز ہو گئی یا اعادہ ضروری ہے مدلل جواب دیکر رہنمائی فرمائیں

جزاک اللہ خیرا

المستفتی عبادالرحمن

03466126168

واٹس ایپ نمبر:03327231020

دار الافتاء
جامعہ اشرفیہ مدرسہ دینی اسلامی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام کہ اگر امام رمضان المبارک میں وتر کی تیسری رکعت میں دعا قنوت کے بغیر رکوع میں چلا گیا پھر لقمہ دینے سے رکوع سے واپس کھڑا ہوا دعا قنوت پڑھنے کے لئے، تو اس صورت میں امام نے رکوع جو کہ فرض ہے چھوڑ کر واپس دعا قنوت پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا جو کہ واجب ہے آیا اس صورت میں اگر سجدہ سہو کیا تو نماز ہو گئی یا اعادہ ضروری ہے؟ مدلل جواب دیکر رہنمائی فرمائیں۔

المستفتی: عباد الرحمن

واٹس ایپ نمبر: 03327231020

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

واضح رہے کہ اگر کوئی شخص نماز میں کسی فوت شدہ واجب کی ادائیگی کے لئے فرض (رکن) سے واپس لوٹ آئے تو ایسے شخص کی نماز درست ہو جائے گی، البتہ بہتر یہ ہے کہ ایسا شخص فوت شدہ واجب کی ادائیگی کے لئے فرض (رکن) سے واپس نہ لوٹے بلکہ نماز کے آخر میں (ترک واجب کی بناء پر) سجدہ سہو کر لے۔

لہذا صورت مسئولہ میں چونکہ امام نے نماز کے آخر میں سجدہ سہو کیا ہے اس لئے نماز صحیح ہو گئی اعادہ واجب نہیں ہے۔

کما فی المبسوط للسرخسي (234/1) مط: دار الفکر

قال: (وإن نسي القنوت في الوتر ثم ذكر بعد ما رفع رأسه من الركوع لم يقنت)؛ لأنه سنة فاتت عن موضعها، فإن أوان القنوت قبل الركوع، وما كان سنة في محله يكون بدعة في غير محله، ولأنه لو قنت لكان بعد الركوع، والفرض لا ينتقض بالسنة وبه فارق قراءة السورة؛ لأن القراءة ركن، وإذا قرأ السورة كان مفترضا فيما يقرأ فينتقض به الركوع قال: (وإذا تذكر القنوت وهو راكع ففيه روايتان) في إحداهما يعود؛ لأن حالة الركوع كحالة القيام، ولهذا لو أدرك الإمام فيها كان مدركا للركعة، ولهذا يعود لتكبيرات العيد إذا ذكرها في الركوع فكذلك للقنوت. وفي الرواية الأخرى لا يعود للقنوت؛ لأن الركوع فرض، ولا يترك الفرض بعدما اشتغل به للعود إلى السنة كما لو قام إلى الثالثة قبل أن يقعد بخلاف تكبيرات العيد، فإنها لم تسقط فالركوع محل لها، حتى إذا أدرك الإمام في الركوع يأتي بها، فلهذا يعود لأجلها، فأما القنوت فقد سقط بالركوع؛ لأنه ليس بمحل له فالقنوت مشبه بالقراءة، وحالة الركوع ليس بحالة القراءة، فبعدما سقط لا يعود لأجله وعليه سجدة السهو على كل حال عاد أو لم يعد قنت أو لم يعد يقنت لتمكن النقصان في صلاته لسهوه.

وفی الدر المختار (9/2) مط: سعید

(ولو نسيه) أي القنوت (ثم تذكره في الركوع لا يقنت) فيه لفوات محله (ولا يعود إلى القيام) في الأصح لأن فيه رفض الفرض للواجب (فإن عاد إليه وقنت ولم يعد الركوع لم تفسد صلاته) لكون ركوعه بعد قراءة تامة (وسجد للسهو) قنت أو لا لزوال عن محله.

وفی بدائع الصنائع (75/2) مط: فاروقیه

وأما حكم القنوت إذا فات عن محله فنقول: إذا نسي القنوت حتى ركع ثم تذكر بعد ما رفع رأسه من الركوع لا يعود ويسقط عنه القنوت وإن كان في الركوع فكذلك في ظاهر الرواية.

وفی الفتاوی الهندیه (111/1) مط: ماجدیه

ولو نسی القنوت فتذکر فی الرکوع فالصحیح انه لا یقنت فی الرکوع ولا یعود الی القیام فان عاد الی القیام وقنت ولم یعد الرکوع لم تفسد صلاته.

الجواب صحیح

بندہ **محمد یونس لغاری** عفی عنہ

مفتی جامعہ اشرف المدارس کراچی

29/ذیقعدہ/1442ھ

والله سبحانہ اعلم بالصواب

حمید اللہ عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

29/ذیقعدہ/1442ھ

10/جولائی/2021ء

الجواب صحیح

بندہ عبید اللہ عفی عنہ

۲۹/۱۱/۱۴۴۲ھ

الجواب صحیح

محمد اللہ عفی عنہ

۲۹/۱۱/۱۴۴۲ھ

دار الافتاء

فتوی نمبر: ۱۸۰/۲۹

مؤرخہ: ۲/۱۲/۱۴۴۲ھ

13/12/2021